

محبت کا تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

کتاب و سنت کی روشنی میں

(اردو)

حکم الاحتفال بعيد الحب في ضوء الكتاب والسنة

(اللغة الأردنية)

جمع و ترتیب: شفیق الرحمن ضیاء اللہ

مراجعة: أبو عبد المعید

ناشر

دفتر تعاونی برائے دعوت و توعیۃ الجالیات ربوہ، الرياض

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة بمدينة الرياض 2008 - 1429



فہرست مضامین

فہرست مضامین

- 4 ویلنٹائن ڈے (یومِ محبت) کا پس منظر:
- 5 سینٹ "ویلنٹائن" کا اس تہوار سے تعلق:
- 7 "ویلنٹائن ڈے" کے اہم ترین شعار:
- 12 "یومِ محبت" کے بارے میں عصر حاضر کے علماء کرام کا فتویٰ:
- 13 مستقل کمیٹی برائے تحقیقات و افتاء کا فتویٰ:

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين وبعد:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ) (البقرة: 120) "آپ

سے یہود و نصاریٰ ہر گز راضی نہیں ہونگے جب تک کہ آپ انکے مذہب کے تابع نہ بن جائیں "

اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے "تم اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی ضرور با ضرور پیروی کرو گے، بالشت در بالشت، ہاتہ در ہاتہ 'حتیٰ

کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہونگے تو تم بھی ان کی پیروی میں آسمیں داخل ہو گے، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہود

اور نصاریٰ؟ آپ نے فرمایا: پھر اور کون؟!" (صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة: 8/151)

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے (مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) "جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے" (مسند احمد

ک/50/2)

قارئین کرام! رب کریم کا ہم پر لا کہ لا کہ شکر و احسان ہے کہ ہمیں اس دنیائے آب و گل میں پیدا کرنے کے بعد ہماری رشد و ہدایت کے

لئے انبیاء و رسل کا سلسلہ جاری کیا، جو حسب ضرورت و وقتاً فوقتاً ہر قوم میں خدائی پیغام کو پہنچاتے رہے، اور اس سلسلہ نبوت کے آخری کڑی

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو کسی خاص قوم کیلئے نہیں، بلکہ ساری انسانیت کے لئے رشد و ہدایت کا چراغ بن کر آئے، جنہوں نے راہ

ہدایت سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراطِ مستقیم کے روشن شاہراہ پر لا کر گامزن کیا، اور تیسریں سالہ دور نبوت کے اندر رب کریم نے دین

کو مکمل کر دیا اور یہ فرمان جاری کر دیا کہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

(سورۃ المائدہ: 3) "آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر

رضامند ہو گیا"

محبت کی تہوار ”ویلنٹائن ڈے“

یہ آیت کریمہ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعہ کے دن عرفہ کی تاریخ کو نازل ہوئی

اور محمد ﷺ کے ذریعہ شریعت کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا، لہذا اب دین میں کسی کمی و زیادتی کی ضرورت باقی نہ رہی، اور آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ: "لوگوں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، ایک کتاب اللہ دوسری میری سنت یعنی حدیث" پھر آپ ﷺ کا چند مہینے کے بعد انتقال ہو گیا، اور لوگ چند صدیوں تک دین کے صحیح شاہراہ پر قائم رہے یہاں تک کہ خیر القرون کا دور ختم ہو گیا، اور رفتہ رفتہ عہد رسالت سے دوری ہوتی گئی اور جہالت عام ہونے لگی، اور دین سے لگاؤ کم ہوتا گیا، مختلف گمراہ اور باطل فرقے جنم لینا شروع کر دیئے، یہود و نصاریٰ اور اعداء اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ تیز پکڑتا گیا اور بہت سارے باطل رسم و رواج اور غیر دینی شعائر مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کی اندھی تقلید میں اپنا شروع کر دیا، چنانچہ انہیں باطل رسم و رواج اور غیر دینی شعائر میں سے عید الحب (ویلنٹائن ڈے) یا محبت اور عشق و عاشقی کا تہوار ہے

جسکو موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ (انٹرنٹ، ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبار و جرائد) کے ذریعہ پوری دنیا میں بڑے ہی خوشنما اور مہذب انداز میں پیش کیا جا رہا ہے، جس میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا باہم سرخ لباس میں ملبوس ہو کر گلابی پھولوں، عشقیہ کارڈوں، چاکلیٹ اور مبارکبادی وغیرہ کے تبادلے کے ذریعے عشق و محبت کا کھلم کھلا اظہار ہوتا ہے، اور بے حیائی و فحاشی اور زنا کاری کے راستوں کو ہموار کیا جاتا ہے، اور رومی و شنیت اور عیسائیت کے باطل عقیدے اور تہوار کو فروغ و تقویت دی جاتی ہے، اور مسلمان کافروں کی اندھی تقلید کر کے اللہ و رسول ﷺ کی غضب و ناراضگی کا مستحق ہوتا ہے۔

آئیے ہم آپ کو اس تہوار کی حقیقت و پس منظر اور اسلامی نقطہ نظر سے اسکے حکم کے بارے میں بتاتے چلیں تاکہ اس اندھی رسم و رواج کا مسلم معاشرے سے جو ایک ناسور کی طرح پھیلتا چلا جا رہا ہے، اور نونیز عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کو فحاشی و زنا کاری کی طرف دعوت دے رہا ہے، اسکا علاج اور خاتمہ ہو سکے۔

ویلنٹائن ڈے (یوم محبت) کا پس منظر:

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

یوم محبت رومن بت پرستوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے، جبکہ رومیوں کے یہاں بت پرستی سترہ صدیوں سے زیادہ مدت سے رائج تھی، اور یہ (تہوار) رومی بت پرستی کے مفہوم میں حب الہی سے عبارت ہے۔

اس بت پرست تہوار کے سلسلے میں رومیوں اور ان کے وارثین عیسائیوں کے یہاں بہت ساری داستانیں اور کہانیاں مشہور ہیں

لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ: "رومیوں کے اعتقاد کے مطابق شہر روما کے مؤسس (رولیوس) کو ایک دن کسی مادہ بھیڑیانے دودھ پلایا جس کی وجہ سے اسے قوت فکری اور حلم و بردباری حاصل ہو گئی،

لہذا رومی لوگ اس حادثہ کی وجہ سے ہر سال فروری کے وسط میں اس تہوار کو منایا کرتے ہیں، اس کا طریقہ یہ تھا کہ کتا اور بکری ذبح کرتے اور دو طاقتور مضبوط نوجوان اپنے جسم پر کتے اور بکری کے خون کالیپ کرتے، اور پھر اس خون کو دودھ سے دھوتے، اور اسکے بعد ایک بہت بڑا قافلہ سڑکوں پر نکلتا جسکی قیادت دونوں نوجوانوں کے ہاتھ میں ہوتی، اور دونوں نوجوان اپنے ساتھ ہاتھ میں چڑے کے دو ٹکڑے لئے رہتے، جو بھی انہیں ملتا اسے اس ٹکڑے سے مارتے اور رومی عورتیں بڑی خوشی سے اس ٹکڑے کی مار اس اعتقاد سے کھاتیں کہ اس سے شفا اور بانجھ پن دور ہو جاتا ہے،

سینٹ "ویلنڈ ٹائن" کا اس تہوار سے تعلق:

سینٹ ویلن ٹائن نصرانی کنیسہ کے دو قدیم قربان ہونے والے اشخاص کا نام ہے، اور ایک قول کے مطابق ایک ہی شخص تھا جو شہنشاہ "کلاودیوس" کے تعذیب کی تاب نہ لا کر 296ء میں ہلاک ہو گیا۔ اور جس جگہ ہلاک ہوا اسی جگہ 350 میلادی میں بطور یادگار ایک کنیسہ تیار کر دیا گیا۔

جب رومیوں نے عیسائیت قبول کر لی تو وہ اپنے اس سابقہ تہوار کو مناتے رہے لیکن انہوں نے اسے بت پرستی (محبت الہی) کے مفہوم سے نکال کر دوسرے مفہوم "محبت کے شہداء" میں تبدیل کر دیا، اور انہوں نے اسے محبت و سلامتی کی دعوت دینے والے "سینٹ ویلنڈ ٹائن" کے نام کر دیا جسے وہ اپنی گمان کے مطابق اسے اس راستے میں شہید گردانتے ہیں۔

اور اسے عاشقوں کی عید اور تہوار کا نام بھی دیتے ہیں، اور سینٹ ویلنڈ ٹائن کو عاشقوں کا سفارشی اور ان کا نگران شمار کرتے ہیں۔

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

اس تہوار کے سلسلے میں ان کے باطل اعتقادات میں سے یہ تھی کہ: نوجوان اور شادی کی عمر میں پہنچنے والی لڑکیوں کے نام کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر ایک برتن میں ڈالتے اور اسے ٹیبل پر رکھ دیا جاتا، اور شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان لڑکوں کو دعوت دی جاتی کہ ان میں سے ہر شخص ایک پرچی کو نکالے، لہذا جس کا نام اس قرعہ میں نکلتا وہ اس لڑکی کی ایک سال تک خدمت کرتا اور وہ ایک دوسرے کے اخلاق کا تجربہ کرتے، پھر بعد میں شادی کر لیتے، یا پھر آئندہ سال اسی تہوار یوم محبت میں دوبارہ قرعہ اندازی کرتے،

لیکن دین نصرانی کے علماء اس رسم کے بہت زیادہ مخالف تھے، اور اسے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے اخلاق خراب کرنے کا سبب قرار دیا، لہذا اٹلی جہاں پر اسے بہت شہرت حاصل تھی، اسے باطل و ناجائز قرار دے دیا گیا، پھر بعد میں اٹھارہ اور انیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا، وہ اس طرح کہ کچھ یورپی ممالک میں کچھ بکڈپوں پر ایک کتاب (ویلنٹائن کے نام) کی فروخت شروع ہوئی، جس میں عشق و محبت کے اشعار تھے، جسے عاشق قسم کے لوگ اپنی محبوبہ کو خطوط میں لکھنے کیلئے استعمال کرتے تھے، اور اس میں عشق و محبت کے خطوط لکھنے کے بارہ میں چند ایک تجاویز بھی درج تھے۔

2- اس تہوار کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ: "جب رومی بت پرستوں نے نصرانیت قبول کر لی، اور عیسائیت کے ظہور کے بعد اس میں داخل ہو گئے تو تیسری صدی میلادی میں رومانی بادشاہ "کلاودیوس دوم" نے اپنی فوج کے لوگوں پر شادی کرنے کی پابندی لگا دی کیونکہ وہ بیویوں کی وجہ سے اسکے ساتھ جنگوں میں نہیں جاتے تھے۔ لیکن سینٹ ولنٹائن نے اس فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے چوری چھپے فوجیوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا، اور جب کلاودیوس کو اس کا علم ہوا تو اسے سینٹ ویلن ٹائن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا، اور اسے پھانسی کی سزا دے دی، کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران ہی سینٹ ویلنٹائن کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہو گئی اور سب کچھ خفیہ ہوا، کیونکہ پادریوں اور راہبوں پر عیسائیوں کے نزدیک شادی کرنا اور محبت کے تعلقات قائم کرنا حرام ہیں، نصاریٰ کے یہاں اس کی سفارش کی گئی کہ نصرانیت پر قائم رہے، اور شہنشاہ نے اسے عیسائیت ترک کر کے رومی (بت پرستی) دین قبول کرنے کو کہا کہ اگر وہ عیسائیت ترک کر دے تو اسے معاف کر دیا جائیگا اور وہ اسے اپنا داماد بنانے کے ساتھ اپنے مقررین میں شامل کر لے گا،

لیکن ویلن ٹائن نے اس سے انکار کر دیا اور عیسائیت کو ترجیح دی اور اسی پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا، تو چودہ فروری 270ء کے دن اور پندرہ فروری کی رات اسے پھانسی دے دی گئی، اور اسی دن سے اسے "قدیس" یعنی پاکباز شب کا خطاب دے دیا گیا۔

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

اسی قصہ کو بعض مصادر نے چند تبدیلی کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے: (کہ پادری ویلن ٹائن تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں رومانی بادشاہ "کلاودیوس ثانی" کے زیر اہتمام رہتا تھا، کسی نافرمانی کی بنا پر بادشاہ نے پادری کو جیل کے حوالے کر دیا۔ جیل میں جیل کے ایک چوکیدار کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہو گئی اور وہ اس کا عاشق ہو گیا، یہاں تک کہ اس لڑکی نے نصرائیت قبول کر لیا اور اس کے ساتھ اس کے 46 / رشتہ دار بھی نصرانی ہو گئے، وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لئے آتی تھی، جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کر دیا، پادری کو جب یہ پتہ چلا تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ اس کا آخری لمحہ اس کی معشوقہ کے ساتھ ہو، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک کارڈ ارسال کیا جس پر لکھا ہوا تھا "نجات دہندہ ویلن ٹائن کی طرف سے" پھر اسے 14 / فروری 270ء کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد یورپ کی بہت ساری بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا، ایک زمانہ کے بعد پادریوں نے سابقہ عبارت کو اس طرح بدل دیا "پادری ویلن ٹائن کے نام سے" انہوں نے ایسا سئلے کیا تا کہ پادری ویلن ٹائن اور اس کی معشوقہ کی یادگار کو زندہ جاوید کر دیں)

اور کتاب "قصۃ الحضارة" میں ہے کہ: کنیسہ نے گر جاگھر کی ایک ایسی ڈائری تیار کی ہے جس میں ہر دن کسی نہ کسی پادری (قدیس) کا تہوار مقرر کیا جاتا ہے، اور انگلینڈ میں سینٹ ویلن ٹائن کا تہوار موسم سرما کے آخر میں منایا جاتا ہے اور جب یہ دن آتا ہے تو ان کے کہنے کے مطابق جنگلوں میں پرندے بڑی گرمجوشی کے ساتھ آپس میں شادیاں کرتے ہیں، اور نوجوان اپنی محبوبہ لڑکیوں کے گھروں کی دہلیز پر سرخ گلاب کے پھول رکھتے ہیں، (قصۃ الحضارة تالیف: ول ڈیورنٹ (15-33)

"ویلن ٹائن ڈے" کے اہم ترین شعار:

1- دیگر تہواروں کی طرح خوشی و سرور کا اظہار

2- سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ اور وہ یہ کام بت پرستوں کی حب الہی اور نصاری کے باب عشق کی تعبیر میں کرتے ہیں، اور اسی لئے اس کا نام بھی عاشقوں کا تہوار ہے

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

3- اس کی خوشی میں کارڈوں کی تقسیم، اور بعض کارڈوں میں کیوبڈ کی تصویر ہوتی ہے جو ایک بچے کی خیالی تصویر بنائی گئی ہے اس کے دوپیر ہیں اور اس نے تیر کمان اٹھا رکھا ہے، جسے رومی بت پرست قوم، محبت کا الہ مانتے ہیں،

4- کارڈوں میں محبت و عشقیہ کلمات کا تبادلہ جو اشعار، یا نثر، یا چھوٹے چھوٹے جملوں کی شکل میں ہوتے ہیں، اور بعض کارڈوں میں گندے قسم کے اقوال اور ہنسانے والی تصویریں ہوتی ہیں، اور عام طور پر اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ "ولنٹائن ہو جاؤ" جو کہ بت پرستی کے مفہوم سے منتقل ہو کر نصرانی مفہوم کی تمثیل بنتی ہے،

5- بہت سے نصرانی علاقوں میں دن کے وقت بھی محفلیں سجائی جاتی ہیں، اور رات کو بھی عورتوں اور مردوں کا رقص و سرور ہوتا ہے، اور بہت سے لوگ پھول، چاکلیٹ کے پیکیٹ وغیرہ بطور تحفہ محبت کرنے والوں، شوہروں اور دوست و احباب کو بھیجتے ہیں۔

مذکورہ بالا کہانیوں کے تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ:

* یہ تہوار اصلاً رومی بت پرستوں کا عقیدہ ہے جسے وہ محبت کے الہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

* اور رومیوں کے یہاں اس تہوار کی ابتدا قصے کہانیوں اور خرافات پر مشتمل تھی جیسے: مادہ بھیڑیے کا "شہر روم کے مؤسس" کو دودھ پلانا جو حلم و بردباری اور قوت فکر میں زیادتی کا سبب بنا، یہ عقل کے خلاف ہے، کیونکہ حلم و بردباری اور قوت و فکر میں اضافہ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ بھیڑیا، اور اسی طرح یہ عقیدہ کہ ان کے بت برائی اور مصیبت کو دفع کرتے ہیں اور جانوروں کو بھیڑیوں کی شر سے دور رکھتے ہیں باطل اور شرکیہ عقیدہ ہے۔

* اس تہوار سے بشب ویلنٹائن کے مرتبط ہونے میں کئی ایک مصادر نے شک کا اظہار کیا ہے اور اسے وہ صحیح شمار نہیں کرتے،

* کیٹھولیک فرقہ کے عیسائی علماء نے اس تہوار کو اٹلی میں منانے پر پابندی لگا دی، کیونکہ اس سے گندے اخلاق کی اشاعت، اور لڑکوں و لڑکیوں کی عقلوں پر برا اثر پڑتا ہے، اور فحاشی و زنا کاری کا دروازہ کھلتا ہے۔

مسلمانوں کے لئے اس تہوار کا منانا کئی وجہوں سے ناجائز ہے:

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

1- اسلام میں عیدوں کی تعداد محدود و ثابت (زیادتی و کمی ممکن نہیں) اور توقیفی ہیں،

ابن تیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (عیدین اور تہوار شرع اور مناجح و مناسک میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (ہم نے ہر ایک کیلئے طریقہ اور شریعت مقرر کی ہے) اور ایک دوسری آیت میں اس طرح ہے: (ہم نے ہر قوم کے لئے ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں) مثلاً: قبلہ، نماز اور روزے، لہذا ان کا عید اور باقی مناجح میں شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں، اسلئے کہ سارے تہوار میں موافقت کفر میں موافقت ہے، اور اسکے بعض فروعات میں موافقت کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہے، بلکہ عیدین اور تہوار ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے شریعتوں کی تمیز ہوتی ہے، اور جن کی ظاہری شعائر ہوتی ہیں، تو اس میں کفار کی موافقت کرنا گویا کہ کفر کے خاص طریقے اور شعار کی موافقت ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پوری شروط کے ساتھ اس میں موافقت کفر تک پہنچا سکتی ہے، اور اس کی ابتداء میں کم از کم حالت یہ ہے کہ یہ معصیت و گناہ کا سبب ہے، اور اسی کی جانب ہی نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے:

"یقیناً ہر قوم کے لئے ایک عید اور تہوار ہے اور یہ ہماری عید ہے" (صحیح بخاری ج-52 9 صحیح مسلم ح/893) دیکھیں الاقتضاء (471-472/11)

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے کفار، بت پرست رومیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے اور کفار چاہے وہ بت پرست ہوں یا اہل کتاب ان سے عمومی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، چاہے وہ مشابہت عقیدہ میں ہو، یا ان کی عادات و رسم و رواج، یا عید و تہوار میں، اللہ کا فرمان ہے (اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا انہیں لوگوں کیلئے بہت بڑا عذاب ہو گا) [آل عمران: 105]

2- اور آپ ﷺ کا فرمان ہے "جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے" مسند احمد (2/50)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: "اس حدیث کی کم از کم حالت ان سے مشابہت کرنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ حدیث کا ظاہر مشابہت کرنے والے کے کفر کا متقاضی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے یقیناً وہ انہیں میں سے ہے" (الاقتضاء 1/314)،

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

اجماع: ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ: "کفار کی عیدوں اور تہواروں میں مشابہت اختیار کرنے کی حرمت پر تمام صحابہ کرام کے وقت سے لیکر اجماع ہے، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اسپر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے، (الإقتضاء 1/454) اور احکام أهل الذمّة لابن القیم: 723-722/2)

3- اس دور میں یوم محبت منانے کا مقصد لوگوں کے مابین محبت کی اشاعت ہے چاہے وہ مومن ہوں یا کافر، حالانکہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ کفار سے محبت و مودت اور دوستی کرنا حرام ہے اللہ کا ارشاد ہے (اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ، اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے، اگرچہ وہ کافران کے باپ، یا بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں) [المجادة: 22)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں "اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت میں یہ خبر دی ہے کہ کوئی بھی مومن ایسا نہیں پایا جاتا جو کافر سے محبت کرتا ہو، لہذا جو مومن بھی کافر سے محبت کرتا اور دوستی لگاتا ہے وہ مومن نہیں، اور ظاہری مشابہت بھی کفار سے محبت کی غماز ہے لہذا یہ بھی حرام ہوگی" (الإقتضاء 1/490)

اسلئے مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ:

1- اس تہوار کا منانا یا منانے والوں کی محفل میں شرکت ناجائز ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "جب یہودیوں کی خاص عید ہے اور عیسائیوں کی اپنی خاص عید تو پھر جس طرح ان کی شریعت اور قبلہ میں مسلمان شخص شریک نہیں، اسی طرح ان کے تہواروں میں بھی شریک نہیں ہو سکتا" (مجلد الحکمۃ 3/193)

2- اس تہوار کو منانے یا انکی محفلوں میں شرکت کرنے سے ان کی مشابہت، انہیں خوشی و سرور، اور انکی تعداد میں بڑھوتری اور زیلدتی حاصل ہوتی ہے جو ناجائز ہے،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں دکھاتا) (المائدہ: 51)

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: "مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ کفار سے ان کے خصوصی تہواروں میں ان کے لباس، کھانے، پینے، غسل کرنے، آگ جلانے، اور اپنی کوئی عبادت اور کام وغیرہ، یا عبادت سے چھٹی کرنے میں ان کفار کی مشابہت کریں۔ مختصر طور پر یہ کہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ کفار کے کسی خاص تہوار کو ان کے کسی شعار کے ساتھ خصوصیت دیں، بلکہ ان کے تہوار کا دن، مسلمانوں کے یہاں باقی عام دنوں جیسا ہی ہونا چاہیے" (مجموع الفتاویٰ: 35/329)

3- مسلمانوں میں سے جو بھی اس تہوار کو مناتا ہے اس کی معاونت نہ کی جائے بلکہ اسے اس سے روکنا واجب ہے، کیونکہ مسلمانوں کا کفار کے تہوار کو منانا ایک منکر اور برائی ہے جسے روکنا واجب ہے،

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اور جس طرح ہم ان کے تہواروں میں کفار کی مشابہت نہیں کرتے، تو اس طرح مسلمانوں کی اس سلسلے میں مدد و اعانت بھی نہیں کی جائیگی بلکہ انہیں اس سے روکا جائیگا" (الاقتضاء 2/519-520)

تو شیخ الاسلام کے فیصلے کی بنا پر مسلمان تاجروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوم محبت کے تحفے و تحائف کی تجارت کریں، چاہے وہ کوئی معین قسم کا لباس ہو، یا سرخ گلاب کے پھول وغیرہ، اور اسی طرح اگر کسی شخص کو یوم محبت میں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس تحفہ کو قبول کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ اسے قبول کرنے میں اس تہوار کا اقرار اور اسے صحیح تسلیم کرنا ہے، اور باطل و معصیت میں مدد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۗ) (المائدہ: 3) "نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو"

4- یوم محبت کی مبارکبادی کا تبادلہ نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ تو یہ مسلمانوں کا تہوار ہے اور نہ ہی عید، اور اگر کوئی مسلمان کسی کو اسکی مبارکبادی بھی دے تو اسے جو ابا مبارکبادی بھی نہیں دینی چاہیے،

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "اور کفار کے خصوصی شعار جو صرف ان کے ساتھ ہی خاص ہیں ان کی مبارکبادی دینا متفقہ طور پر حرام ہے مثلاً: انہیں ان کے تہواروں، یاروزے کی مبارکبادی دیتے ہوئے یہ کہا جائے: آپ کو عید مبارک، یا آپ کو یہ تہوار مبارک ہو، لہذا اگر اسے کہنے والا کفر سے بچ جائے تو پھر بھی یہ حرام کردہ اشیاء میں سے ہے، اور یہ اسی طرح ہے کہ صلیب کو سجدہ کرنے والے کسی شخص کو مبارکبادی

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

دی جائے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شراب نوشی اور بے گناہ شخص کو قتل کرنے اور زنا کرنے سے بھی زیادہ عظیم اور اللہ کو ناراض کرنے والی ہے، اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے یہاں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں، وہ اس کا ارتکاب کرتے ہیں، اور انہیں یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا بڑا فتنہ جرم کیا ہے، لہذا جس نے بھی کسی کو معصیت اور نافرمانی، یا کفر و بدعت پر مبارکبادی دی اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غصہ اور ناراضگی پر پیش کر دیا" (احکام آہل الذمۃ 1/442-441)

"یوم محبت" کے بارے میں عصر حاضر کے علماء کرام کا فتویٰ:

سوال 1-: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کچھ عرصہ سے یوم محبت کا تہوار منایا جانے لگا ہے، اور خاص کر طالبات میں اس کا اہتمام زیادہ ہوتا ہے۔ جو نصاریٰ کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے اس دن پورا لباس ہی سرخ پہنا جاتا ہے اور جوتے تک سرخ ہوتے ہیں، اور آپس میں سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہے، ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کے تہوار منانے کا حکم بیان کریں اور اس طرح کے معاملات میں آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے۔

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد: یوم محبت کا تہوار کئی وجوہات کی بنا پر ناجائز اور حرام ہے:

1- یہ بدعی تہوار ہے اور اسکی شریعت میں کوئی اصل نہیں

2- یہ تہوار عشق و محبت کی طرف دعوت دیتا ہے

3- یہ تہوار دل کو اس طرح کے سطحی رذیل امور میں مشغول کر دیتا ہے جو سلف صالحین کے طریقے سے ہٹ کر ہے، لہذا اس دن اس تہوار کی کوئی علامت اور شعار ظاہر کرنا جائز نہیں، چاہے وہ کھانے پینے میں ہو، یا لباس، یا تحفے تحائف کے تبادلہ کی شکل میں ہو، یا اسکے علاوہ کسی اور شکل میں ہو اور مسلمان شخص کو چاہئے کہ اپنے دین کو عزیز سمجھے، اور ایسا شخص نہ بنے کہ ہر ہانک لگانے والے کے پیچھے چلنا شروع کر دے (یعنی ہر ایک کے رائے و قول کی صحیح و غلط کی تمیز کئے بغیر پیروی اور اتباع کرنے لگے)، میری اللہ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر طرح کے ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنی ولایت میں لے اور توفیق سے نوازے واللہ تعالیٰ اعلم،

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائٹل ڈے“

مستقل کمیٹی برائے تحقیقات و افتاء کا فتویٰ:

سوال: بعض لوگ ہر سال چودہ فروری کو یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کا تہوار مناتے ہیں اور اس دن آپس میں ایک دوسرے کو سرخ گلاب کے پھول ہدیہ میں دیتے ہیں اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارکبادی بھی دیتے ہیں، اور بعض مٹھائی کی دکان والے سرخ رنگ کی مٹھائی تیار کر کے اس پر دل کا نشان بناتے ہیں، اور بعض دکاندار اپنے مال پر اس دن خصوصی اعلانات بھی چسپاں کرتے ہیں، تو اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: سوال پر غور فکر کرنے کے بعد مستقل کمیٹی نے کہا کہ: کتاب و سنت کی واضح دلائل، اور سلف صالحین کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں کوئی تیسرا نہیں، ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ، ان دونوں کے علاوہ جو بھی تہوار یا عید چاہے کسی عظیم شخصیت سے متعلق ہو، یا جماعت سے، یا کسی واقعہ سے، یا اور کسی معنی سے تعلق ہو سب بدعی تہوار ہیں، مسلمان کیلئے انکا منانا، یا اقرار کرنا، یا اس تہوار سے خوش ہونا، یا اس تہوار کا کسی بھی چیز کے ذریعہ تعاون کرنا جائز نہیں، اسلئے کہ یہ اللہ کے حدود میں زیادتی ہے اور جو شخص بھی حدود اللہ میں زیادتی پیدا کرے گا تو وہ اپنے ہی نفس پر ظلم کرے گا

اور جب ایجاد کردہ تہوار کے ساتھ یہ مل گیا کہ یہ کفار کے تہواروں میں سے ہے تو یہ گناہ اور معصیت ہے اسلئے کہ اس میں کفار کی مشابہت اور موالات و دوستی پائی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کفار کی مشابہت اور ان سے مودت و محبت کرنے سے اپنے کتاب عزیز میں منع فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ سے آپ کا یہ فرمان ثابت ہے کہ: (من تشبه بقوم فهو منهم) "جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ہوا انہیں میں سے ہے"۔

اور "محبت کا تہوار" یعنی مذکورہ بالا جنس یا قبیل سے ہے اسلئے کہ یہ بت پرست نصرانیت کے تہواروں میں سے ہے، لہذا کسی مسلمان کلمہ گو شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس تہوار کو منانا، یا اقرار کرنا، یا اسکی مبارکبادی دینا جائز نہیں، بلکہ اللہ و رسول کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے، اور انکی غضب و ناراضگی سے دور رہتے ہوئے اس تہوار کا چھوڑنا اور اس سے بچنا ضروری ہے، اسی طرح مسلمان کیلئے اس تہوار یا دیگر حرام تہواروں میں کسی بھی طرح کی اعانت کرنا حرام ہے چاہے وہ تعاون کھانے، یا پینے، یا خرید و فروخت، یا صنعت، یا ہدیہ و تحفہ، یا خط و کتابت یا اعلانات وغیرہ کے ذریعہ ہو، اسلئے کہ یہ سب گناہ و سرکشی میں تعاون اور اللہ و رسول کی نافرمانی کے قبیل سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا

محبت کی تہوار ”ویلن ٹائن ڈے“

فرمان ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ [المائدہ:4]

"نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔"

اور مسلمان کیلئے ہو حالت میں کتاب و سنت کو پکڑے رہنا خاص طور سے فتنہ و کثرت فساد کے اوقات میں لازم و ضروری ہے، اسی طرح ان لوگوں کی گمراہیوں میں واقع ہونے سے بچاؤ اور ہوشیاری اختیار کرنا بھی ضروری ہے جن پر اللہ کا غضب ہو اور جو گمراہ ہیں (یعنی یہود و نصاریٰ)، اور ان فاسقوں سے بھی جو اللہ کی قدر و پاس نہیں رکھتے اور نہ ہی اسلام کی سر بلندی چاہتے،

اور مسلمان کے لئے ضروری کہ وہ ہدایت اور اس پے ثابت قدمی کے لئے اللہ ہی کی طرف رجوع کرے کیونکہ ہدایت کا مالک صرف اللہ ہے اور اسی کے ہاتھ میں توفیق ہے، اور اللہ ہمارے نبی محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرمائے آمین!

(دائمی کمیٹی برائے تحقیقات و افتاء، فتویٰ نمبر: (21203) بتاریخ 23/11/1420 ھ

*نوٹ: (اس مقالہ کا اکثر مواد چند تصرف کے ساتھ "موقع الاسلام سوال و الجواب" سے ماخوذ ہے لہذا تفصیل کے لیے مذکورہ موقع کی طرف رجوع کیا جائے.)